4 مئی 1962

ازعدالت الاعظمی

راجندر کمار اور دیگر

بنام

ریاست پنجاب

(جے۔ایل۔کپور، کے۔سی۔داس گپتا اور رگھوبر دیال، جسٹسز)

قتل ۔ مقصد ثابت نہیں کیا گیا ۔ مقصد کے ثبوت کی ضرورت، جرم کے ثبوت پر شک کرنے کی وجہ نہیں۔ تعذیرات ہند (ایکٹ 45 آف 1860)، دفعہ 201، 302۔

پہلے اپیل کنندہ کو ساڑھے تین سال کے لڑکے ٹی کے قتل کے لئے تعزیرات ہند کی دفعہ 302 کے تحت قصوروار ٹھہرایا گیا تھا اور موت کی سزا سنائی گئی تھی، جبکہ اس کے والد، دوسرے اپیل کنندہ کو ٹی کی لاش کو چھپانے کے لئے دفعہ 201 کے تحت قصوروار ٹھہرایا گیا تھا۔ استغاثہ کا مقدمہ یہ تھا کہ 5 جنوری 1961 کو سہ پہر 3:30 سے 4 بجے کے درمیان جب ٹی اپیل کنندگان کے گھر پر تھا اور گھر کے دیگر قیدی باہر تھے، پہلے ملزم نے ٹی کا منہ کپڑے سے بھر کر قتل کر دیا اور لاش کو اپنے گھر کے گیراج میں رکھ دیا۔ اور یہ کہ اسی رات جھوٹ بولا اور اس کے والد نے لاش کو ایک بوری میں ڈالنے کے بعد احاطے میں دفن کر دیا۔ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ 5 جنوری 1961 سے کچھ دن پہلے، پہلے اپیل کنندہ اور ٹی کے والد کے درمیان تعلقات کشیدہ ہو گئے تھے کیونکہ پہلے اپیل کنندہ نے ٹی کی والدہ سے اس طرح بات کی تھی جو اس کے شوہر کو پسند نہیں تھی اور مؤخر الذکر نے پہلے اپیل کنندہ کو ان کے گھر جانے سے روکنے کے لئے کہا تھا۔ اور ٹی جو پہلے اپیل کنندہ کے اکثر آنے والے تھے، نے کچھ دنوں کے لئے اپنے دورے روک دیے، لیکن 5 جنوری سے تین یا چار دن پہلے انہیں دوبارہ شروع کر دیا۔ اور یہ کہ اس تاریخ کو ٹی کو آخری بار دوپہر تقریبا 3:30 بجے پہلے اپیل کنندہ

کے گھر میں اس کے ساتھ کھیلتے ہوئے زندہ دیکھا گیا تھا۔ٹرائل کورٹ اور ہائی کورٹ دونوں نے پایا کہ استغاثہ کا مقدمہ ثبوتوں سے مکمل طور پر ثابت ہوا تھا۔ درخواست گزاروں کی طرف سے دلیل دی گئی تھی کہ نچلی عدالتوں کے نتائج جائز نہیں ہیں، اور جرم کا کوئی معقول مقصد ثابت نہیں ہوا ہے۔

کہا گیا کہ اپیل کنندگان کو صحیح سزا سنائی گئی تھی۔ اگرچہ قتل کا مقصد شواہد سے ظاہر نہیں ہوتا ہے، لیکن حالات سے واضح ہونے والے نتیجے پر شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی ہے۔ جرم کے پیچھے مقصد ایک متعلقہ حقیقت ہے جس کے ثبوت دیئے جاسکتے ہیں۔ مقصد کی عدم موجودگی بھی ایک متعلقہ صورتحال ہے۔ دیگر حالات کے ساتھ ساتھ اس پر بھی غور کرنا ہوگا۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ صرف مجرم ہی اس کے عمل کے پیچھے کے مقصد کو جانتا ہے۔

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1961 آف فوجداری اپیل نمبر 182۔

پنجاب ہائی کورٹ چندی گڑھ کے 7 ستمبر 1961 کے فیصلے اور حکم نامے سے خصوصی اجازت کے ذریعے 1961 کی فوجداری اپیل نمبر 595 اور 1961 کے قتل کے ریفرنس نمبر 56 میں اپیل کی گئی۔

اپیل کنندگان کی جانب سے اے۔ ایس۔ آر۔ چاری، اوم پرکاش پاسے اور کے۔ آر۔ چودھری شامل ہیں۔

جواب دہندہ کی طرف سے گوپال سنگھ اور پی۔ ڈی۔ مینن۔

4 مئی 1962ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس داس گپتا : رویندرناتھ گوئل کے ساڑھے تین سالہ بیٹے ٹونی کو آخری بار 5 جنوری 1961 کو زندہ دیکھا گیا تھا۔ ایک ماہ بعد 5 فروری 1961 کو ان کی لاش ملی، جسے گوئل کے پڑوسی جگدیش چندر اور راجندر کمار کے گھر کے احاطے میں دفن کیا گیا تھا۔ یہ دونوں جگدیش چندر اور راجندر کمار باپ اور بیٹے ہیں۔ ٹونی

کی لاش ایک بوری میں ملی جس کے منہ میں خون آلود کپڑے کا ٹکڑا بھرا ہوا تھا۔ بیگ میں خون سے رنگا ہوا تولیہ بھی پایا گیا۔ جب منہ سے بھرا ہوا کپڑا ہٹایا گیا تو زبان کو گلے کی طرف دیکھتے ہوئے بائیں طرف دھکیلا گیا۔ پوسٹ مارٹم کرانے والے سول سرجن بھٹنڈا نے اپنی رائے دی ہے کہ بچے کی موت دم گھٹنے کی وجہ سے ہوئی ہے جس کی وجہ منہ کو کپڑے سے پیک کرنے کی وجہ سے ہوا ہے۔

راجندر کمار کو ٹونی کے قتل کے لئے تعزیرات ہند کی دفعہ 302 کے تحت قصوروار ٹھہرایا گیا ہے اور سزائے موت سنائی گئی ہے۔ ان کے والد جگدیش چندر کو تعزیرات ہند کی دفعہ 201 کے تحت ٹونی کی لاش چھپانے کا مجرم قرار دیا گیا ہے۔

استغاثہ کا مقدمہ یہ ہے کہ 5 جنوری 1961 کو سہ پہر 3:30 سے 4 بجے کے درمیان جب ٹونی جگدیش اور راجندر کے گھر پر تھا اور گھر کے دیگر قیدی دور تھے راجندر نے ٹونی کا منہ کپڑے سے بھر کر قتل کیا اور لاش کو اپنے گھر کے گیراج میں رکھ دیا۔ اور اسی رات اس نے اور اس کے والد نے لاش کو ایک بوری میں ڈالنے کے بعد احاطے میں دفن کر دیا۔ بچے کے لاپتہ ہونے کے بعد پورے مہینے تک اور اس کی لاش ملنے سے پہلے ٹونی کے والدین اور دادا نے اس کا سراغ لگانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ دراصل، استغاثہ کے مطابق، دونوں ملزمین نے لڑکے کی تلاش میں حصہ لینے کا مظاہرہ کیا۔

استغاثہ کی کہانی کی تفصیلات ان حالات کو بیان کرکے بہتر طور پر بیان کی جاتی ہیں جن پر استغاثہ نے اپنے کیس کو ثابت کرنے کے لئے بھروسہ کیا کہ راجندر نے ٹونی کو قتل کیا۔

(1) 5 جنوری 1961 سے چند دن پہلے، ایک طرف راجندر کمار اور دوسری طرف ٹونی کے والد رویندر کمار کے درمیان تعلقات کشیدہ ہو گئے تھے کیونکہ راجندر نے ٹونی کی ماں سے اس طرح بات کی تھی جو اس کے شوہر کو پسند نہیں تھی اور رویندر نے راجندر سے کہا کہ وہ ان کے گھر کا دورہ روک دے۔ اس کے بعد ٹونی، جو راجندر کے پاس اکثر آتے رہتے تھے، جنہیں وہ "چچا" کہتے تھے، نے بھی کچھ دنوں کے لیے اپنا دورہ روک دیا۔ لیکن پھر ۵ جنوری سے تین یا چار دن پہلے، انہوں نے راجندر کے دورے دوبارہ شروع کر دیے، کیوں کہ راجندر انھیں چینی کے قطرے پلا رہے تھے۔ (2) ٹونی کو آخری بار تقریبا 3:30 بجے زندہ دیکھا گیا تھا۔ راجندر

کے گھر میں راجندر کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔(3) اس وقت راجندر کی بیوی، اس کے والد، اس کی بہن اور اس کا نوکر بھگت رام گھر سے دور تھے، بھگت رام کو راجندر نے تقریبا 2:30 بجے باہر بھیجا تھا(4) تقریبا 4 بجے ٹونی کی ماں سدھا نے ٹیسٹ کی تیاری کے بعد ٹونی کو بلایا لیکن کوئی جواب نہ ملا، راجندر کمار نے پوچھا، جسے اس نے گیراج کی سمت سے آتے ہوئے دیکھا کہ ٹونی کہاں ہے۔ راجندر کمار نے بتایا کہ ٹونی اپنی بیوی کے ساتھ جگدیش گوئل کے گھر گیا تھا۔ راجندر کی بیوی اسی وقت گھر واپس آئی اور سدھا کے جواب میں کہا کہ ٹونی اس کے ساتھ نہیں گیا تھا بلکہ اپنے شوہر کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ اس کے بعد سدھا نے راجندر سے ٹونی کے بارے میں دوبارہ پوچھا اور اس نے کہا کہ ٹونی شاید ٹوسٹ لانے بابا کی دکان پر گیا ہوگا۔(6) اسی وقت بھگت رام اپنی سائیکل لے کر واپس آیا اور اسے گیراج میں رکھنا چاہتا تھا لیکن راجندر کو گیراج میں دیکھ کر اس نے اسے تالا کھولنے کے لئے کہا لیکن راجندر نے اسے یہ کہتے ہوئے گھر میں سائیکل ڈالنے کے لئے کہا کہ اس نے گیراج میں کچھ اہم چیزیں رکھی ہیں اور اس لئے تالا نہیں کھولیں گے۔(7) اس رات بھگت رام باورچی خانے میں سوئے تھے اور راجندر کمار جو 4 بجے کے بعد ٹونی کی تلاش میں حصہ لینے کا بہانہ کرتے ہوئے گھر سے باہر گئے تھے، آدھی رات 12 بجے گھر واپس آئے اور باورچی خانے میں لائٹ لگائی جہاں بھگت رام نے خود کو لیٹا ہوا تھا اور ان سے پوچھا کہ وہ سونے کیوں نہیں گئے۔(8) تقریبا 2 بجے جب بھگت رام قدرت کی ایک کال کا جواب دینے کے لئے باہر آیا تو اس نے راجندر اور اس کے والد کو گیراج کے سامنے ایک دوسرے سے بات کرتے ہوئے دیکھا لیکن جب وہ قریب آیا تو وہ خاموش رہے،(9) راجندر تقریبا دو گھنٹے تک گھر کے باہر رہا جس کے دوران بھگت رام جاگ رہا تھا۔(10) 9 جنوری کو راجندر نے محلہ جوری بھاٹیہ میں پل پر واقع ایک پرائمری اسکول کے ٹیچر راج کمار سے ملاقات کی اور بچے کے سامنے اعتراف کرنے کے بعد اس کی لاش کو ہٹانے میں اس کی مدد مانگی۔(11) راجندر سے 3 اور 4 فروری کو پولیس نے پوچھ گچھ کی اور بالآخر 5 فروری کو جب اسے پولیس اپنے گھر لے گئی تو اس نے بیان دیا کہ اس نے بچے کی لاش کو مرکزی دروازے سے دائیں طرف 6 سے 7 فٹ کے فاصلے پر دفن کیا تھا، گل موہر کے درخت کے قریب ایک بوری میں لپٹا ہوا ہے۔(12) پھر راجندر کمار نے ایک جگہ کی نشاندہی کی، وہاں تقریبا 4 فٹ گہری کھدائی کی اور ٹونی کی لاش وہاں ایک بوری میں پائی گئی جس پر اس کے اپنے کپڑے تھے اور اس کے منہ میں بنیاں کا زور تھا۔(13) بیگ کے اندر ایک تولیہ بھی تھا جس کی شناخت بھگت رام نے ملزم راجندر کمار کے طور پر کی ہے۔(14) بنیان تولیہ اور بیگ کے ساتھ ساتھ بچے کے جسم پر موجود کپڑوں پر بھی انسانی خون پایا گیا۔

دونوں ملزمین نے بے قصور ہونے کا اعتراف کیا اور زور دیا کہ انہیں بلا جواز شک کی بنیاد پر غلط طریقے سے پھنسایا گیا ہے۔

ٹرائل کورٹ اور ہائی کورٹ نے مذکورہ بالا تمام 14 حالات کو ثبوتوں سے مکمل طور پر ثابت پایا۔ مسٹر چاری، جو ہمارے سامنے پیش ہوئے، دونوں اپیل کنندگان کی طرف سے، اس بات سے اختلاف نہیں کرتے ہیں کہ اگر یہ حالات ثابت ہو گئے ہیں تو وہ مندرجہ ذیل عدالتوں کے ذریعہ پہنچنے والے نتیجے کو مکمل طور پر درست ٹھہراتے ہیں۔ تاہم، انہوں نے ہمیں قائل کرنے کی کوشش کی کہ ہائی کورٹ نے کم از کم کچھ حالات کو ثابت کرنے میں غلطی کی ہے۔

ہمیں ایسا لگتا ہے کہ اگر مذکورہ بالا دوسرے، پانچویں اور بارہویں حالات کے علاوہ کوئی اور حالات ثابت نہیں ہوئے ہیں تو وہ بذات خود اس نتیجے پر پہنچنے کے لئے کافی ہیں کہ ریجندر کمار نے ٹونی کا قتل کیا تھا۔ اگر ٹونی کو آخری بار 5 تاریخ کو سہ پہر 3.30 بجے اس کے ساتھ دیکھا گیا تھا اور اس کی لاش زمین کے نیچے دبے ہوئے اپنے ہی گھر میں ملی تھی اور یہ حقیقت اسے معلوم ہے اور مزید معلوم ہوتا ہے کہ شام 4 بجے کے قریب اس نے متضاد بیانات دیئے کہ ٹونی کہاں گیا تھا، یہ تینوں حالات کسی اور معقول مفروضے کی وضاحت کرنے سے قاصر ہیں سوائے اس کے کہ اس نے اس دن دوپہر ساڑھے تین سے چار بجے کے درمیان لڑکے کو قتل کیا اور کچھ عرصے بعد لاش کو دفن کر دیا۔ مسٹر چاری نے مشورہ دیا کہ یہ ہوسکتا ہے کہ ٹونی کو کسی اور نامعلوم شخص نے قتل کیا ہو اور پھر اس قاتل کو لاش کو اپیل کنندہ کے گھر میں لانے اور وہیں دفن کرنے کا موقع ملا۔ یہ ہمیں ایک مضحکہ خیز تجویز کے طور پر لگتا ہے، جس پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر کسی اور نے ٹونی کو کہیں اور قتل کیا ہے، تو اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ اس نے لاش کو اپیل کنندہ کے گھر لے جانے اور نوکری ختم کرنے سے پہلے کسی کی طرف سے حیران ہونے کے خطرے کے ساتھ وہاں دفن کرنے کی تکلیف اٹھائی؟ اس کے علاوہ یہ حقیقت بھی باقی ہے، جیسا کہ کسی شک وشبہ سے بالاتر ثابت ہوتا ہے کہ جس جگہ لاش کو دفن کیا گیا تھا وہ راجندر کو معلوم تھا اور یہ راجندر ہی تھے جنہوں نے لاش کی بازیابی کے لئے صحیح جگہ پر زمین کھودی تھی۔ مسٹر چاری نے ہماری توجہ استغاثہ کی گواہ نمبر 5 مسز گردیپ کور گیرن کے اس بیان کی طرف مبذول کرائی کہ بچے کی لاش ملنے سے دو دن پہلے پولیس ملزم کے گھر آئی تھی اور اس دن پولیس نے کچھ گڑھے کھودے تھے اور راجندر ان کے ساتھ تھا۔ تمام پولیس افسران نے اس بات سے انکار کیا ہے کہ 5 تاریخ سے پہلے کوئی کھدائی کی گئی تھی۔ ہمیں یہ

واضح لگتا ہے کہ مسز گردیپ کور نے جون 1961 میں ثبوت دیتے ہوئے اس تاریخ کے بارے میں غلطی کی ہے جس تاریخ کو انہوں نے کھدائی کرتے ہوئے دیکھا تھا لیکن اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ وہ جو کچھ کہتی ہیں وہ صحیح ہے تو اس سے یہ ظاہر نہیں ہوگا کہ راجندر کو اس جگہ کا علم نہیں تھا جہاں لاش رکھی گئی تھی۔ اس سے صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تب بھی وہ اس بارے میں خاموش تھا۔

کچھ تبصرہ فاضل وکیل نے اس بات پر کیا ہے کہ پولیس اپیل کنندہ کے گھر کے متعدد دوروں کے دوران خود سے یہ جاننے میں ناکام رہی ہے کہ زمین میں خلل پڑا ہے۔ ہمیں اس میں کوئی حیرت کی بات نہیں ہے۔ یہاں تک کہ بہت کم لوگ جو تفتیش کے آغاز سے ہی ملزم کے بارے میں کچھ شکوک وشبہات رکھتے تھے، یہ توقع نہیں کریں گے کہ ملزم اتنا جرأت مند ہوگا کہ لاش کو اپنے ہی گھر کے احاطے میں دفن کر دے۔ حقیقت یہ ہے کہ 5 فروری سے پہلے پولیس کو زمین کی کسی بھی پریشان کن حالت کا پتہ نہیں چلا تھا، لہذا یہ سوچنے کی کوئی بنیاد نہیں ہو سکتی ہے، جیسا کہ فاضل وکیل بتاتے ہیں، کہ لاش کو 5 فروری سے کچھ دیر پہلے کہیں اور سے لایا گیا تھا۔

اگرچہ ہم سمجھتے ہیں کہ مذکورہ بالا چند حالات انڈین پینل کوڈ کی دفعہ 302 کے تحت راجندر کمار کو سزا دینے کا جواز پیش کرنے کے لئے کافی ہیں، لیکن ہم یہ کہنا مناسب سمجھتے ہیں کہ ہمیں ایسا کچھ بھی نہیں دکھایا گیا ہے جو ہمیں نیچے دی گئی عدالتوں کے نتیجے میں مداخلت کرنے کا جواز فراہم کرے۔ مذکورہ بالا ساتویں، آٹھویں اور نویں حالات بھی ثابت ہو چکے ہیں۔ مسٹر چاری چاہتے تھے کہ ہم اس بات پر یقین کریں کہ بھگت بام کو 3 جنوری کو پولیس حراست میں لیا گیا تھا اور یہ عجیب بات ہے کہ 5 فروری سے پہلے پولیس نے ان کا بیان ریکارڈ نہیں کیا تھا۔ ہائی کورٹ نے انسپکٹر آف پولیس رام ناتھ پارس کے اس ثبوت پر یقین کیا ہے کہ بھگت بام 7 فروری 2060 تک اپنا بیان ریکارڈ کرانے کے لئے پٹیالہ میں دستیاب نہیں تھے اور ہمیں ایسا کچھ نظر نہیں آتا جس سے اس سوال پر ثبوتوں کا از سر نو جائزہ لینے کی ضرورت ہو۔

راجندر کے ماورائے عدالت اعتراف کے بارے میں مذکورہ بالا 10 ویں صورتحال کو ثابت کرنے کے لئے استغاثہ کے گواہوں راج کمار اور مہابیر دیال کے ثبوتوں کے خلاف مسٹر چاری نے جو تنقید کی ہے وہ زیادہ قابل قبول ہے۔ یہ دونوں گواہ اپنے طور پر سایہ دار کردار کے حامل ہیں اور اگر پولیس چاہتی ہے تو وہ جھوٹی گواہی دینے سے بالاتر نہیں ہوں گے۔ لیکن، یہ سمجھنا مشکل ہے کہ پولیس کو جھوٹی گواہی دینے کے لئے

ان افراد کی خدمات حاصل کرنا کیوں ضروری سمجھنا چاہئے جبکہ اپیل کنندہ کے احاطے میں لاش کی دریافت سے عملی طور پر حتمی ثبوت پہلے ہی موجود تھے۔ راجندر کمار کے ماورائے عدالت اعتراف کی کہانی، جیسا کہ راج کمار نے دیا ہے اور مہابیر دیال کی حمایت حاصل ہے، سچ ہونے کا امکان ہے۔ لیکن موجودہ کیس کے مقصد کے لئے اس سوال کا مزید جائزہ لینا واقعی غیر ضروری ہے۔ کیونکہ ماورائے عدالت اعتراف جرم کے حوالے سے اس 10 ویں صورت حال سے کسی بھی طرح کی حمایت کی استغاثہ کو ضرورت نہیں ہے۔

راجندر کمار کو یہ بزدلانہ کام کرنے پر کس چیز نے مجبور کیا یہ واضح نہیں ہے۔ ایک طرف ٹونی کے والد رویندر اور دوسری طرف راجندر کو تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ راجندر نے راجندر سے کہا تھا کہ وہ اپنے دوروں کو روک دیں جیسا کہ اوپر بیان کردہ پہلی صورتحال میں ذکر کیا گیا ہے۔ تاہم، ہم فرض کرتے ہیں کہ کشیدہ تعلقات کا یہ ثبوت بھی نہیں دیا گیا تھا۔ یہ شواہد پر شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی ہے، جہاں تک دیگر حالات کا تعلق ہے جن میں اضافہ کیا گیا ہے یا ان سے ناگزیر نتیجہ اخذ کرنے میں ہچکچاہٹ ہے۔ جرم کے پیچھے مقصد ایک متعلقہ حقیقت ہے جس کے ثبوت دیئے جا سکتے ہیں۔ مقصد کی عدم موجودگی بھی ایک ایسی صورت حال ہے جو شواہد کا جائزہ لینے کے لئے مناسب ہے۔ ملزم راجندر کے جرم کو ثابت کرنے کے لئے اوپر جن حالات کا ذکر کیا گیا ہے وہ اس حقیقت سے بالکل بھی کمزور نہیں ہوئے ہیں کہ مقصد ثابت نہیں ہوا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ صرف مجرم ہی جانتا ہے کہ کس چیز نے اسے ایک خاص عمل کی طرف راغب کیا۔ ناشپاتی کا یہ معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔

ہم مطمئن ہیں کہ راجندر کمار کو انڈین پینا کوڈ کی دفعہ 302 کے تحت صحیح طور پر قصور وار ٹھہرایا گیا ہے اور موت کی سزا سنائی گئی ہے۔

جگدیش چندر کے خلاف مقدمہ بھگت رام کے ثبوتوں پر منحصر ہے۔ سترہ سال کی عمر کا یہ گواہ جنوری 1961 سے تقریبا 5 یا 6 ماہ قبل ملزم کی خدمت میں شامل ہوا تھا۔ وہ 5 جنوری کو گھر میں نوکر تھا۔ انہوں نے ثبوت دیا ہے کہ جب اس دن رات تقریبا 9 یا 10 بجے انہوں نے اپنا بستر باہر نکالنے کے لئے گیراج کی چابی مانگی تو اپیل گزار جگدیش نے کہا کہ وہ یہ کام خود کریں گے اور دراصل بستر باہر لے آئے۔ انہوں نے مزید

کہا کہ جب وہ تقریبا 2 بجے پانی بنانے کے لئے اٹھے تو انھوں نے راجندر اور ان کے والد کو گیراج کے سامنے گھومتے ہوئے دیکھا کہ وہ ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے لیکن جب وہ باہر گئے تو خاموش رہے۔ اور یہ بھی کہ اس کے بعد وہ تقریبا چند گھنٹے تک سو نہیں سکے اور اس سارے عرصے کے دوران باپ اور بیٹا، راجندر اور جگدیش، دونوں گھر کے باہر رہے۔ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ بھگت رام کے ثبوتوں پر یقین کرنے کے لئے عدالتوں کے ذریعہ اختیار کردہ نقطہ نظر میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ ایک بار جب جگدیش کا طرز عمل اس سے ثابت ہوتا ہے تو وہ کسی اور معقول مفروضے کی وضاحت کرنے سے قاصر ہو جاتا ہے سوائے اس کے کہ جب راجندر کو پتہ چلا کہ راجندر نے ٹونی کا قتل کیا ہے تو اس نے راجندر کو لاش کو زیر زمین دفن کر کے چھپانے میں مدد کی۔ مسٹر چاری نے مشورہ دیا کہ راجندر نے اپنے والد کو بتایا ہوگا کہ بچے کی موت حادثاتی طور پر بجلی کا جھٹکا لگنے پر ہوئی تھی اور فاضل وکیل نے اس سلسلے میں ہماری توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کرائی کہ لاش کے انگوٹھے پر ایک انگوٹھی میں بنی بجلی کی تار ملی تھی۔ تاہم طبی جانچ سے پتہ چلتا ہے کہ اس تار کا لڑکے کی موت سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔ مسٹر چاری اس موقف کو قبول کرتے ہیں، لیکن دلیل دیتے ہیں کہ اب بھی راجندر نے اپنے والد کو غلط طور پر بتایا ہوگا کہ ان کی موت کرنٹ لگنے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اس دلیل میں کچھ طاقت ہو سکتی تھی اگر یہ حقیقت نہ ہوتی کہ لڑکے کے منہ میں خون آلود بنیاں بھری ہوئی پائی گئی تھیں اور بوری میں خون سے رنگا ہوا تولیہ بھی پایا گیا تھا۔ لہذا اس دلیل کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ جگدیش کو اس کے بیٹے راجندر نے غلط اطلاع دی تھی کہ ٹونی کی موت کیسے ہوئی تھی، ایسے حالات جو واضح طور پر ثابت ہو چکے ہیں۔

Meraj U Din Sofi
2024.06.12 15:12
I am the author of this document